ہفت روزہ
ختم نبوۃ
کراچی

شمارہ ۵

مسلم غازی

خادم الحرمین

جلالۃ الملک خالد ابن عبدالعزیز طیب اللہ ثراہ واسکنہ فسیح جناتہ

ہو گیا رخصت جہاں سے وہ امیرِ ذی حشم ۔۔۔ بادشاہِ پاک طینت، والیِ ارضِ حرم
خادمِ طیبہ وکعبہ وہ شہِ عالی وقار ۔۔۔ ملتِ اسلام اس کی موت پر ہے اشکبار
عہدِ حاضر میں مسلمانوں کی وحدت کا نشان ۔۔۔ عرصہ گاہِ جنگ میں وہ حق کی طاقت کا نشان
مشتہر اس نے کیا ہے دین کے پیغام کو ۔۔۔ ناز اس کی ذات پر تھا عالمِ اسلام کو
ہر گھڑی تھا وہ مسلمانوں کے ہر غم میں شریک ۔۔۔ کیوں نہ ہو اب ہر مسلماں اس کے ماتم میں شریک
زیست اسکی وقف تھی بیتِ مکرم کے لیے ۔۔۔ کوششیں پائندہ اس کی امنِ عالم کے لیے
درد اس کے دل میں دنیا کے مسلمانوں کا تھا ۔۔۔ غم گسار و دردمند وہ سارے انسانوں کا تھا
کام آئے اہلِ حق کے اس کے ملک و سلطنت ۔۔۔ ہر مسلماں کے ہے دل میں اس کی قدر و منزلت
خلق اس کا بے نظیر اس کی سخاوت بے مثال ۔۔۔ عہدِ حاضر میں رہی اس کی حکومت بے مثال
اِس جہاں میں وہ حرم کا پاسباں بن کر رہا ۔۔۔ دین و تقویٰ کی زمیں پر آسماں بن کر رہا
چاہتا تھا دل سے وہ، مٹ جائے آپس کا عناد ۔۔۔ اس کی خواہش امنِ عالم، اس کی دعوت اتحاد
قلب اس کا جذبۂ خدمت سے رخشندہ رہا ۔۔۔ خادمِ کعبہ رہا وہ، جب تلک زندہ رہا
پیکرِ عزّ و جلالت، شوکت و شانِ عرب ۔۔۔ وہ تھا ذوالقرنینِ امت وہ سلیمانِ عرب
ملتِ اسلام کا وہ دردمند و غم گسار ۔۔۔ اہلِ پاکستان پر ہیں اس کے احساں بے شمار
ساکنِ ملکِ بقا ہے اب عرب کا بادشاہ ۔۔۔ جو غریبوں کا سہارا تھا فقیروں کی پناہ

زندگی کا موت سے آخر تصادم ہو گیا
قبر کے پُرہول سناٹوں میں وہ گم ہو گیا

معارف الحدیث

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اے لوگو! تم پر ایک عظمت اور برکت والا مہینہ سایہ فگن ہو رہا ہے۔ اس مبارک مہینہ کی ایک شب (شب قدر) ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اس مہینے کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کیے ہیں اور اس کی راتوں میں بارگاہ خداوندی میں کھڑے ہونے (یعنی نماز تراویح پڑھنے) کو نفل عبادت مقرر کیا ہے جس کا بہت بڑا ثواب رکھا ہے، جو شخص اس مہینے میں اللہ کی رضا اور اس کا قرب حاصل کرنے کے لیے کوئی غیر فرض عبادت (یعنی سنت یا نفل) ادا کرے گا تو اس کو دوسرے زمانے کے فرضوں کے برابر اس کا ثواب ملے گا اور اس مہینہ میں فرض ادا کریگا ثواب دوسرے زمانے کے ستر فرضوں کے برابر ملے گا۔ یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔ یہ ہمدردی اور غمخواری کا مہینہ ہے اور یہی وہ مہینہ ہے جس میں مومن بندوں کے رزق میں اضافہ کیا جاتا ہے۔ جس نے اس مہینے میں کسی روزہ دار کو (اللہ کی رضا اور ثواب حاصل کرنے کے لیے) افطار کرایا تو اس کے لیے گناہوں کی مغفرت اور آتش دوزخ سے آزادی کا ذریعہ ہوگا اور اس کو روزہ دار کے برابر ثواب ملے گا، بغیر اس کے کہ روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی کی جائے ـــــ آپ سے عرض کیا گیا کہ:۔ یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر ایک کو تو افطار کرانے کا سامان میسر نہیں ہوتا (تو کیا غرباء اس عظیم ثواب سے محروم رہ جائیں گے؟) آپ نے فرمایا کہ:۔ اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو بھی دے گا جو دودھ کی تھوڑی سی لسی پر یا صرف پانی ہی کے ایک گھونٹ پر کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرادے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے آگے ارشاد فرمایا کہ) اور جو کوئی کسی روزہ دار کو پورا کھانا کھلادے اس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض سے (یعنی کوثر) سے ایسا سیراب کرے گا جس کے بعد اس کو کبھی پیاس ہی نہیں لگے گی تا آنکہ وہ جنت میں پہنچ جائے گا۔ ـــــ (اس کے بعد آپ نے فرمایا) اس ماہ مبارک کا ابتدائی حصہ رحمت ہے اور درمیانی حصہ مغفرت ہے اور آخری حصہ آتش دوزخ سے آزادی ہے (اس کے بعد آپ نے فرمایا) اور جو آدمی اس مہینے میں اپنے غلام اور خادم کے کام میں تخفیف اور کمی کردے گا اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دے گا اور اس کو دوزخ سے رہائی اور آزادی دے دے گا۔

(شعب الایمان للبیہقی)

ہفت روزہ
ختم نبوت
کراچی

زیر سرپرستی
حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم
سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت
مفتی احمد الرحمان
مولانا محمد یوسف لدھیانوی
ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر
مولانا بدیع الزمان
مولانا منظور احمد الحسینی

مینجر
علی اصغر چشتی صابری، ایم۔اے۔ایل۔ایل۔بی

فی پرچہ ۱۔ ڈیڑھ روپیہ

بدل اشتراک

سالانہ	۶۰ روپیہ
ششماہی	۳۵ روپیہ
سہ ماہی	۲۰ روپیہ

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپیہ
کویت، اومان، شارجہ دوبئی، اردن اور شام	۲۲۵ روپیہ
یورپ	۲۹۵ روپیہ
اسٹریلیا، امریکہ، کنیڈا	۲۴۰ روپیہ
افریقہ	۲۱۰ روپیہ
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپیہ

رابطہ دفتر
دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش کراچی

ناشر:- عبدالرحمٰن یعقوب باوا
طابع:- حکیم الحسن نقوی انجمن پریس، کراچی
مقام اشاعت:- ۲۰/A سائرہ بیٹھی ایم اے جناح روڈ، کراچی

۱۲ رمضان المبارک تا ۱۸ رمضان المبارک
۲۵ جون سے تا یکم جولائی ۸۲ء

فہرست

نمبر	عنوان	مصنف	صفحہ
۱:-	خادم الحرمین (نظم)	مسلم غازی	۱
۲:-	معارف الحدیث		۲
۳:-	ابتدائیہ	————	۴
۴:-	خصائل نبوی	حضرت شیخ الحدیثؒ	۶
۵:-	حضرت شیخ الحدیثؒ (نظم)	مسلم غازی	۷
۶:-	افادات عارفی	ڈاکٹر عبدالحئی عارفی	۸
۷:-	آداب رمضان	مولانا محمد یوسف لدھیانوی	۹
۸:-	محدث العصر مولانا محمد یوسف بنوریؒ	مشتاق احمد بی اے	۱۲
۹:-	تحریک تحفظ ختم نبوت ۱۹۷۴ء	علامہ محمد یوسف بنوریؒ	۱۵
۱۰:-	نزول عیسیٰؑ	مولانا محمد یوسف لدھیانوی	۱۸
۱۱:-	کاروان ختم نبوت	————	۲۰
۱۲:-	ایک قادیانی کا قبول اسلام	ڈاکٹر فدا الرحمٰن	۲۱
۱۳:-	تعزیت نامے حضرت شیخ الحدیثؒ		۲۳
۱۴:-	رسول اللہ ﷺ اور حدیث کی بے حرمتی۔		۲۴

شمارہ نمبر ۵ —— جلد نمبر ۱

شعبۂ کتابت

جناب حافظ عبدالستار واحدی ”
حافظ گلزار احمد ”
غلام یٰسین تبسم ”

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

غیر اسلامی نظریات کا پرچار بند کرایئے

پاکستان ایک نظریاتی ملک ہے۔ عالم اسلام کا یہ واحد ملک ہے جو اسلام کے نام پر قائم کیا گیا۔ برصغیر کے مسلمانوں نے قیام پاکستان کے لئے جو قربانیاں پیش کی تھیں اس کا مقصد اسلامی مملکت کا قیام تھا ایک ایسی مملکت جس میں خدا کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نظام جاری و ساری ہو۔ اس لحاظ سے اس ملک میں اسلام کی بالادستی کا قیام ازحد ضروری ہے۔

اس وقت مسلمانان پاکستان اور اہل اقتدار دونوں کی خواہش میں یکسانیت پائی جاتی ہے۔ دونوں یہ چاہتے ہیں کہ ملک میں اسلام کا عادلانہ نظام جاری ہو۔ ایسے وقت میں ہمیں یہ تشویشناک اطلاعات ملک بھر سے موصول ہو رہی ہیں کہ ایک خاص منصوبے کے تحت ملک میں غیر اسلامی نظریات کا پرچار زور شور سے پورا کیا جا رہا ہے۔ غیر مسلم اقلیتی فرقے اپنے مذاہب کی تبلیغ کھلم کھلا کر رہے ہیں۔ کمیونسٹ زیر زمین اپنی کمین گاہوں سے اسلام کی بنیاد پر رکیک حملے کر رہے ہیں۔ عیسائی مشنریاں بھی تیزی سے حرکت میں آ گئی ہیں۔ گھر گھر نت نئے طریقوں سے اپنا لٹریچر پہنچا رہے ہیں۔ اور مسلمانوں کو عیسائی بنا رہے ہیں۔ قادیانیوں نے بھی اپنی ارتداد کی تبلیغ کو نئے انداز سے شروع کر رکھا ہے۔ مرتد بنانے کی طرح طرح سے کوششیں ہو رہی ہیں۔ بعض علاقوں میں وی سی آر کو ذریعہ تبلیغ بنایا جا رہا ہے اور اپنی سرگرمیوں سے خصوصاً نوجوان طبقے کو متاثر کر رہے ہیں۔ غرضیکہ ہر وہ حربہ استعمال کر رہے ہیں جس سے مسلمانوں کے دین و ایمان کو نقصان پہنچایا جا سکے۔ یہ تشویشناک صورتحال مسلمانوں کے لئے ناقابل برداشت ہی نہیں بلکہ ان کے جذبات کے منافی بھی ہے۔

ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ ان غیر مسلم اقلیتوں کو اس طرح کھلے عام تبلیغ کی اجازت کیوں دی جا رہی ہے؟ ان پر پابندی کیوں نہیں لگائی جاتی؟ کہ وہ اپنی

سرگرمیاں مکمل طور پر بند کر دیں۔ اگر کریں تو اپنے ہم عقیدہ لوگوں میں کریں اور اپنی عبادت گاہوں میں اپنی تبلیغ کا حق استعمال کریں؟ قادیانیوں کو یہ حق کس نے دیا ہے کہ وہ ایک ایسے اسلامی ملک میں جسے خالص اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہو قادیانیت (یعنی ارتداد) کی کھلم کھلا تبلیغ کریں اور پھر ڈھٹائی سے مسلمان ہونے کا دعویٰ بھی کریں ___ ارتداد کی دعوت اسلام میں ناقابل معافی جرم ہے۔ اور جو شخص کسی مسلمان کے ایمان جیسی دولت پر ڈاکہ ڈالتا ہے وہ بدترین جرم کا ارتکاب کرتا ہے۔

لہٰذا ہم ارباب حکومت سے عرض کریں گے کہ وہ اسلامی تعزیرات میں ارتداد کی سزا کے نفاذ کا اعلان کریں تاکہ مسلمانوں کے ایمان کا تحفظ ہو سکے اس کے علاوہ قادیانی، عیسائی اور غیر اسلامی نظریات کا پرچار کرنے والی مشنریوں کی سرگرمیوں کا بھی نوٹس لیں۔ ان کی برملا تبلیغ پر پابندی عائد کریں۔ انہیں ایسی حرکات سے باز رکھیں۔ جن سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوں۔

اگر آج ہم نے غیر اسلامی نظریات کے پرچار کرنے والوں کو آگے بڑھنے کا موقع فراہم کیا۔ تو یہ نہ صرف مملکت خداداد پاکستان کی بنیاد اور وحدت کیلئے باعث نقصان ہو گا۔ بلکہ شہدائے پاکستان کے خون سے غداری کے مترادف بھی ہو گا۔

اللہ جل شانہٗ ہم سب کو اسلام اور پاکستان کی حفاظت کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

آپؐ کا مقصد بعثت

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مقصد بعثت دنیا کو جنت کی بشارت اور عذاب آخرت کی وعید پہنچانا تھا، آپ داعی الی اللہ اور سراج منیر بن کر آئے تھے کہ ساری دنیا کو روشن کریں، آپ مبعوث فرمائے گئے کہ دنیا کو بندوں کی بندگی سے نکال کر صرف خدا کی بندگی میں داخل کریں، تمام لوگوں کو مادی زندگی کی کال کوٹھری سے نکال کر دنیا و آخرت کی وسعتوں میں پہونچا دیں، مذاہب و ادیان کی ناانصافیوں اور زیادتیوں سے نجات دے کر اسلام کے انصاف سے متمتع ہونے کا موقع دیں، آپ کا کام نیکی کی ترغیب دینا، بدی سے منع کرنا، صاف و پاک چیزوں کو حلال، گندی و ناپاک چیزوں کو حرام قرار دینا اور ان بندشوں اور بیڑیوں کو توڑنا تھا جو انسان نے اپنی نادانی سے یا مذاہب اور حکومتوں نے اپنی زبردستی سے لوگوں کے پاؤں میں ڈال رکھی تھیں۔

(انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر صفحہ ۱۰۴)

مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

خصائل نبوی بر شمائل ترمذی

از قلم:۔ قطب العالم شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب سہارن پوری ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ

(۸) حدثنا ابوموسیٰ محمد بن المثنی حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبه عن سماك بن حرب قال سمعت جابر بن سمرة يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ضليع الفم اشكل العين منهوس العقب قال شعبة قلت لسماك ما ضليع الفم قال عظيم الفم قلت ما اشكل العين قال طويل شق العين قلت ما منهوس العقب قال قليل لحم العقب ۔

(۸) جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فراخ دہن تھے، آپؐ کی آنکھوں کی سفیدی میں سرخ ڈورے پڑے ہوئے تھے، ایڑی مبارک پر بہت کم گوشت تھا۔

فائدہ :۔ اہل عرب مرد کے لئے فراخ دہنی پسندیدہ سمجھتے ہیں اور بعض لوگوں کے نزدیک اس جگہ فراخ دہنی سے فصاحت مراد ہے۔ آنکھوں کی تعریف میں جو ترجمہ کیا گیا وہ صحیح قول کے موافق لکھا گیا ورنہ اس حدیث کے ترجمہ میں امام ترمذیؒ نے اس حدیث کے ایک راوی سے فراخ چشم کا ترجمہ نقل کیا ہے وہ اہل لغت کے نزدیک غلط ہے۔

؎ خمار آلودہ آنکھوں پر ہزاروں میکدے قربان
وہ قاتل بے پئے ہی رات دن مخمور رہتا ہے۔

حدثنا هناد بن السري حدثنا عبثر بن القاسم عن اشعث يعني ابن سوار عن ابي اسحق عن جابر ابن سمرة قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في ليلة اضحيان وعليه حلة حمراء فجعلت انظر اليه والى القمر فلهو عندي احسن من القمر

(۹) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ چاندنی رات میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا تھا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس وقت سرخ جوڑا زیب تن فرما تھے، میں کبھی چاند کو دیکھتا تھا اور کبھی آپؐ کو، بالآخر میں نے یہی فیصلہ کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم چاند سے زیادہ جمیل وحسین اور منور ہیں ؎

دیر وحرم میں روشنی شمس وقمر سے ہو تو کیا
مجھ کو تو تم پسند ہو اپنی نظر کو کیا کروں

(۱۰) حدثنا سفين بن وكيع حدثنا حميد بن عبد الرحمٰن الرؤاسي عن زهير عن ابي اسحق قال سال رجل البراء بن عازب اكان وجهه رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل السيف قال لا بل مثل القمر۔

(۱۰) ابو اسحاق کہتے ہیں کہ کسی شخص نے حضرت براءؓ سے پوچھا کہ کیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح شفاف تھا، انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ بدر کی طرح روشن گولائی لئے ہوا تھا۔

فائدہ :۔ تلوار کی تشبیہ میں یہ نقصان تھا کہ اس سے زیادہ طویل ہونے کا شبہ پیدا ہوتا تھا، نیز اس کی چمک میں سفیدی غالب ہوتی ہے ترانیت نہیں۔ اس لئے حضرت براءؓ نے تلوار سے انکار کرکے چاند سے تشبیہ دی۔ یہ تشبیہات سب تقریبی ہیں ورنہ ایک چاند کیا ہزار چاند میں بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جیسا نور نہیں ہوسکتا ایک عربی شاعر کہتا ہے کہ اگر تجھے ممدوح کو عیب ہی لگانا ہے تو اسے چودھویں رات کے چاند سے تشبیہ دیدے اس کے عیب لگانے کے لئے یہی کافی ہے۔

مسلم غازی

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا

رحمۃ اللہ علیہ

وارثِ علمِ نبوت، اے طریقت کے امام
خدمتِ اسلام میں گذرے ہیں تیرے صبح و شام

شعلۂ توحید نے تجھ کو رکھا آتش بجاں
عرصۂ جہد و عمل میں تو رہا اعلیٰ مقام!

آخری مسکن بنی تیرا مدینے کی زمیں
آگیا حق کا بلاوا، مل گیا کوثر کا جام

خدمتِ قرآن و سنت سے ہوا تو سربلند
منکرینِ دین بھی کرتے رہے تجھ کو سلام

تیری پیہم کوششوں سے ارضِ ہند و پاک میں
قصر ہائے شرک و بدعت کا ہوا ہے انہدام

ذات تھی سرمایہ تیری، عالمِ اسلام کا
دعوت و تبلیغِ دیں کو تو نے بخشا ہے دوام

ہر نظر تیری عبادت، ہر نفس تیرا عمل
تیری دعوت اتباعِ اسوۂ خیرُ الانام

تیری ٹھوکر میں تھا باطل تجھ سے لرزاں اہرمن
قائدینِ اہلِ بدعت سب ترے در کے غلام

غلغلہ تبلیغ کا ہے آج دنیا میں بلند
کیا زمینِ ہند و یورپ کیا بلادِ مصر و شام

ذات تیری اک متاعِ بے بہا ئے اہلِ دیں
تزکیہ تو نے کیا لاکھوں دلوں کا لاکلام!

شاہراہِ دین و تقویٰ پر قیادت میں تری
قافلہ اللہ والوں کا ہوا محوِ خرام!

اہلِ سنت رو رہے ہیں اپنی محرومی پہ آج
مضطرب ہر ایک دل ہے غمزدہ ہیں خاص و عام

الفراق اے خسروِ اقلیمِ علم و آگہی!
الفراق اے کاروانِ دین و دانش کے امام

بارشِ غفران و رحمت تیری تربت پر رہے
شارحِ قرآن و سنت تجھ کو غازی کا سلام

ضبط و ترتیب:- منظور احمد الحسینی

افاداتِ عارفی

عارف باللہ حضرت مولانا ڈاکٹر محمد عبدالحی صاحب عارفی مدظلہ

فرمایا:- آج کل یہ سوال ہو رہا ہے کہ جب عورتوں کو ملازمتوں سے ہٹا دیا جائے اور یہ بے روزگار ہو جائیں تو انکو پنشن کون دے گا؟ اس سلسلے میں اہل حکومت و اقتدار کو ایک تدبیر بتلاتے ہیں، صاحب علم و ہنر اس پر غور کریں وہ تدبیر یہ ہے کہ سیلاب آچکا ہے اگر عورتیں دفاتر میں کام کرنے کے لئے واقعی مجبور ہیں تو اس صورت میں ہمارا مشورہ یہ ہے کہ ہر جگہ عورتوں کا شعبہ (ڈیپارٹمنٹ) الگ کر دیا جائے، جو عورتیں فیکٹریوں میں کام کرتی ہیں ان کے لئے بھی الگ شعبہ ہو سکتا ہے اور عورتوں سے وہ کام لئے جائیں جو ان کے مناسب حال ہوں، اور وہ آسانی سے کر سکیں مثلاً دستکاری، امور خانگی، ہوم انڈسٹریز اس قسم کے شعبہ جات کھول دیئے جائیں اور کثرت سے کھول دیئے جائیں اور یہ ضروری قرار پائے کہ یہ چیزیں صرف عورتیں ہی بنائیں گی دوسری جگہ کسی فیکٹری میں نہیں بنیگی۔ اسی طرح سے تعلیم نسواں کا محکمہ بالکل الگ کر دیا جائے اسکول سے لے کر یونیورسٹی تک۔ زنانہ ہسپتال قائم کئے جائیں۔ یہ حل کرتے کم ہے تحفظ ناموس بہت بڑی چیز ہے۔ اس کے پیش نظر اختلاط یا مخلوط طور پر کام کرنے یا تعلیم وغیرہ کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

فرمایا:- دورِ حاضر میں جس چیز نے ہمارے اخلاق کو تباہ کیا ہے اس میں زیادہ تر ہاتھ ریڈیو اور ٹیلیویژن کا ہے مختلف قسم کے ڈائجسٹ، جو زہر یلا مواد لئے ہوئے ہیں نکل آئے ہیں سب میں عریانی، بے شرمی اور آزادی کی لہریں بھری ہوئی ہیں۔ اس کے علاوہ اخبار میں فحش مضامین بھرے پڑے ہیں صفحے کے صفحے سینما کی نیم عریاں تصاویر پر مشتمل ہیں۔ ماڈرن نسل جن کو دین کا پتہ نہیں وہ برباد ہو رہی ہے، اُن کے ذہن میں کبھی ان چیزوں کی خرابی نہیں آئی زہر اپنا کام کرچکا ہے۔

اب ان نوجوانوں کو کون سمجھائے کہ یہ سب گناہ کبیرہ ہیں۔ اللہ اور اس کے رسولؐ نے ایسے اعمال کے کرنے والوں پر لعنت بھیجی ہے۔

فرمایا:- وقت بہت بڑی قدر کی چیز ہے ہر وقت ایک انقلاب برپا ہے، خدا معلوم آج جو سکون و عافیت آپ کو حاصل ہے شاید کل ملے یا نہ ملے وقت کی دولت کے سامنے ساری دولتیں ہیچ ہیں وہ ایک لمحہ یا چند لمحات جس میں آپ اللہ کے لئے بیٹھ جائیں تو ایسے لمحات آپ کی زندگی کے لئے بہترین سرمایہ ہیں۔

بعد سی سال ایں نکتہ محقق شد بخاقانی
کہ یک دم با خدا بودن بہ از ملک سلیمانی

فرمایا:- جو سکون و عافیت آج آپ کو حاصل ہے اس پر خدا کا شکر کرو (شاید کل ملے یا نہ ملے)، اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جس چیز کا تم شکر ادا کرو گے۔ ہم اسے اور بڑھا دیں گے ہمارے پاس کچھ لمحات فرصت ہیں۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ایک نعمت ہے ہم ان لمحاتِ فرصت کو اس کے دین کے حاصل کرنے کے لئے وقف کر دیں۔

فرمایا:- یہ بات ضروری ہے کہ دین کی بات سن کر اس پر عمل کیا جائے۔ کیونکہ وہ علم رائیگاں ہے جس پر عمل نہ ہو پھر بھی اس علم اور دین کی برکت ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی بات کو قبول کر لیا تو انشاء اللہ عمل کی بھی توفیق ہو گی کہ علم دین میں یہ برکت ہے اور علوم تو بے کار محض ہیں چاہے وہ سائنس ہو یا فلسفہ علوم بہر حال اللہ تعالیٰ کے دین کا علم نجات خود ایک نعمت ہے کیونکہ یہ نعمت دونوں جہان میں کام آنے والی ہے۔

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

آدابِ رمضان

ماہِ رمضان کی فضیلت

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ج

ماہِ رمضان ہے جس میں قرآن مجید بھیجا گیا جس کا وصف یہ ہے کہ لوگوں کے لئے (ذریعہ) ہدایت ہے اور واضح الدلالت ہے، منجملہ ان کتب کے جو (ذریعہ) ہدایت (بھی) ہیں اور (حق و باطل میں) فیصلہ کرنے والی (بھی) ہیں۔

حدیث

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب رمضان داخل ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے اور ایک اور روایت میں ہے کہ رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں — اور جہنم کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ اور شیاطین پابندِ سلاسل کر دیئے جاتے ہیں۔ (مسلم، بخاری)

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر رمضان کا مبارک مہینہ آیا ہے، اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کا روزہ فرض کیا ہے، اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور ———— دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، اور سرکش شیطان قید کر دیئے جاتے ہیں، اس میں اللہ کی (جانب سے) ایک ایسی رات (رکھی گئی) ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو شخص اس کی خیر سے محروم رہا وہ محروم ہی رہا (احمد، نسائی، مشکوٰۃ)

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جن قید کر دیئے جاتے ہیں، اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں پس اس کا کوئی دروازہ کھلا نہیں رہتا، اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں پس اس کا کوئی دروازہ بند نہیں رہتا اور ایک منادی کرنے والا (فرشتہ) اعلان کرتا ہے کہ اے خیر کے تلاش کرنے والے! آگے آ، اور اے شر کے تلاش کرنے والے! رک جا۔ اور اللہ کی طرف سے بہت سے لوگوں کو دوزخ سے آزاد کر دیا جاتا ہے۔ اور رمضان کی ہر رات میں یہی ہوتا ہے (احمد، ترمذی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

حدیث

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے آخری دن ہمیں خطبہ دیا، اس میں فرمایا: اے لوگو! تم پر ایک بڑی عظمت والا، بڑا بابرکت مہینہ آ رہا ہے۔ اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے، اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کا روزہ فرض کیا ہے اور اس کے قیام (تراویح) کو نفل (یعنی سنت مؤکدہ) بنایا ہے جو شخص اس میں کسی بھلائی کے (نفلی) کام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرے وہ ایسا ہے کہ کسی نے غیر رمضان میں فرض ادا کیا، اور جس نے اس میں فرض ادا کیا ہے وہ ایسا ہے کہ کسی نے غیر رمضان میں ستر فرض ادا کئے۔ یہ صبر کا مہینہ ہے، اور صبر کا ثواب

نت ہے ، اور یہ ہمدردی و غمخواری کا مہینہ ہے ، اس میں مومن کا رزق بڑھا یا جاتا ہے ، اور جس نے اس میں کسی روزے دار کا روزہ افطار کرایا تو وہ ن کے لئے اس کے گناہوں کی بخشش اور دوزخ سے اس کی گلوخلاصی ا ذریعہ ہے اور اس کو بھی روزے دار کے برابر ثواب ملے گا ، مگر روزے ار کے ثواب میں ذرا بھی کمی نہ ہوگی ۔ ہم نے عرض کیا : یا رسول اللہ ! ہم ں سے ہر شخص کو وہ چیز میسر نہیں جس سے روزہ افطار کرائے تو رسول ند صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ! اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو بھی عطا رمائیں گے جس نے پانی ملے دودھ کے گھونٹ ، یا ایک کھجور یا پانی کے ونٹ سے روزہ افطار کرا دیا ۔ اور جس نے روزے دار کو پیٹ بھر کر ھلایا پلایا اس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض (کوثر) سے ایسا پلائیں گے کہ کبھی یاسا نہ ہوگا ، یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے (اور جنت میں ھوک پیاس کا سوال ہی نہیں) یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا پہلا حصہ مت ، درمیانہ حصہ بخشش اور آخری حصہ دوزخ سے آزادی ہے ۔ اور جس نے اس مہینے میں اپنے غلام (اور نوکر) کا کام ہلکا کیا اللہ الیٰ اس کی بخشش فرمائیں گے ، اور اسے دوزخ سے آزاد کر دیں گے ۔

بیہقی ، شعب الایمان ، مشکوٰۃ)

حدیث

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم نے ارشاد فرمایا :۔ رمضان کی خاطر جنت کو آراستہ کیا جاتا ہے سال ے سرے سے اگلے سال تک ۔ پس جب رمضان کی پہلی تاریخ ہوتی ے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے (جو) جنت کے پتوں سے نکل کر (م) جنت کی حوروں پر (سے گذرتی ہے) تو وہ کہتی ہیں : اے ہمارے ب ! اپنے بندوں میں ہمارے ایسے شوہر بنا جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ں اور ہم سے ان کی آنکھیں ۔ (ایضاً)

حدیث

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ لیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے خود سنا ہے کہ : یہ رمضان آچکا ہے ، اس ں جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں ، دوزخ کے دروازے بند ہو اتے ہیں ، اور شیاطین کو طوق پہنا دیئے جاتے ہیں ۔ ہلاکت ہے اس

شخص کے لئے جو رمضان کا مہینہ پائے اور پھر اس کی بخشش نہ ہو ۔ جب اس مہینے میں بخشش نہ ہوئی تو کب ہوگی ؟ (طبرانی : اوسط ۔ ترغیب)

روزے کی فضیلت

حدیث :۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :۔ جس نے ایمان کے جذبے اور طلب ثواب کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھا الخ گذشتہ گناہوں کی بخشش ہوگی ۔

(بخاری و مسلم ، مشکوٰۃ)

حدیث

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : (نیک) عمل جو آدمی کرتا ہے تو (اس کے لئے عام قانون یہ ہے کہ) نیکی دس سے لے کر سات گنا تک بڑھائی جاتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مگر روزہ اس (قانون) سے مستثنیٰ ہے (کہ اس کا ثواب ان اندازوں سے نہیں عطا کیا جاتا) کیونکہ وہ میرے لئے اور میں خود ہی اس کا (بے حد و حساب) بدلہ دوں گا (اور روزے کے میرے لئے ہونے کا سبب یہ ہے کہ) وہ اپنی خواہش اور کھانے (پینے) کو محض میری (رضا) کی خاطر چھوڑتا ہے ۔ روزے دار کے لئے دو فرحتیں ہیں ۔ ایک فرحت افطار کے وقت ہوتی ہے اور دوسری فرحت اپنے رب سے ملاقات کے وقت ہو گی ۔ اور روزے دار کے منہ کی بو (جو خلو معدہ کی وجہ سے آتی ہے) اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک (وعنبر) سے زیادہ خوشبودار ہے ۔ الخ

(بخاری و مسلم ، مشکوٰۃ)

حدیث

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ اور قرآن بندے کی شفاعت کرتے ہیں (یعنی قیامت کے دن کریں گے) روزہ کہتا ہے ، اے رب ! میں نے اس کو دن بھر کھانے پینے سے اور دیگر خواہشات سے روکے رکھا ، لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرمائیے ۔ اور قرآن کہتا ہے کہ میں نے اس کو رات کی نیند سے محروم رکھا (کہ رات کی نماز میں قرآن کی تلاوت کرتا تھا) لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرمائیے ، چنانچہ دونوں کی شفاعت قبول کی جاتی

ہے ۔ (بیہقی، شعب الایمان، مشکوٰۃ)

رؤیت ہلال

حدیث :۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان (کی تاریخوں) کی جس قدر نگہداشت فرماتے تھے (اس قدر دوسرے مہینوں کی نہیں (کیونکہ شعبان کے اختتام پر رمضان کے آغاز کا مدار ہے)۔ پھر رمضان کا چاند نظر آنے پر روزہ رکھتے تھے، اور اگر مطلع ابر آلود ہونے کی وجہ سے (۲۹/شعبان کو چاند) نظر نہ آتا تو تیس دن پورے کرکے پھر روزہ رکھتے تھے (ابو داؤد، مشکوٰۃ)

حدیث

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔ رمضان کی خاطر شعبان کے چاند کا اہتمام کیا کرو! (ترمذی، مشکوٰۃ)

سحری کھانا

حدیث :۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سحری کھایا کرو، کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے (بخاری ومسلم، مشکوٰۃ)

حدیث

عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہمارے اور اہل کتاب کے روزے کے درمیان سحری کھانے کا فرق ہے۔ (کہ اہل کتاب کو سو جانے کے بعد کھانا پینا ممنوع تھا، اور ہمیں صبح صادق طلوع ہونے سے پہلے تک اس کی اجازت ہے) (مسلم، مشکوٰۃ)

غروب کے بعد افطار میں جلدی کرنا

حدیث :۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔ لوگ ہمیشہ خیر پر رہیں گے جب تک (غروب کے بعد) افطار میں جلدی کرتے رہیں گے (بخاری ومسلم، مشکوٰۃ)

حدیث

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔ دین غالب رہے گا جب تک کہ لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے، کیونکہ یہود و نصاریٰ تاخیر کرتے ہیں۔ (ابو داؤد، ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

حدیث

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھے سب سے زیادہ محبوب وہ بندے ہیں جو افطار میں جلدی کرتے ہیں۔ (ترمذی، مشکوٰۃ)

روزہ کس چیز سے افطار کیا جائے

حدیث :۔ سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی شخص روزہ افطار کرے تو کھجور پر افطار کرے، کیونکہ وہ برکت ہے، اگر کھجور نہ ملے تو پانی پر افطار کرے، کیونکہ وہ پاک کرنے والا ہے (احمد، ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ، دارمی، مشکوٰۃ)

حدیث

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز (مغرب) سے پہلے روزہ افطار کرتے تھے تازہ کھجوروں پر، اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک خرما کے چند دانوں پر، اگر وہ بھی میسر نہ آتے تو پانی کے چند گھونٹ پی لیتے (ابو داؤد، ترمذی، مشکوٰۃ)

افطار کی دعا

حدیث :۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ افطار کرتے تو فرماتے:

ذھب الظمأ وابتلت العروق وثبت الاجر ان شاء اللہ — پیاس جاتی رہی، انتڑیاں تر ہوگئیں اور اجر انشاء اللہ ثابت ہوگیا۔

شخصیت

وہ نابغہ شخصیات کہ جن کی آمد کے لئے صدیاں منتظر رہتی ہیں، زندگی ان کے نقش پا سے راستہ تلاش کرتی ہے، روشنی ان سے روشنی لینے کے لئے افق کے پار ٹکٹکی باندھے تاکتی رہتی ہے، اور اس کائنات کو ایک اور کائنات کا انتظار رہتا ہے۔ اتنے طویل اور جاں گسل انتظار کے بعد جب ایسے لوگ محفل رنگ و بو میں آتے بھی ہیں تو اتنے مختصر وقت کے لئے گویا اُن کا آنا جانے کی تمہید ہوتا ہے۔ لیکن مختصر قیام کے باوجود وہ ایک عالم کے دل کی دھڑکن بن جاتے ہیں۔ اور جب کوچ کرتے ہیں تو علم و عرفان کے لازوال نقوش اپنے پیچھے چھوڑ جاتے ہیں، اور زندگی کچھ دیر کے لئے ان کے فراق میں نوحہ و گریہ کر کے ایک بار پھر راستے تلاش کرنے نکل جاتی ہے ایسی عدیم المثال شخصیات میں سے ایک شخصیت حضرت الشیخ محدث العصر علامہ السید محمد یوسف بنوری بھی تھے۔

حضرت الشیخ علامہ محمد یوسف بنوری نور اللہ مرقدہٗ "نفحۃ فی الحدیث" کی اس زرخیز مٹی کے گُل لالہ تھے کہ جس مٹی کو شیخ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہٗ نے ہموار کیا، حضرت شاہ عبدالعزیز قدس سرہٗ نے اُسے سینچا اور محدث کبیر حضرت شیخ رشید احمد گنگوہیؒ نے اس میں حاملین علوم نبوت کی ایسی اعلیٰ پود اگائی کہ اس کی خوشبو سے ایک عالم مہکنے لگا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے "حدشا واجزنا" کی عطر بیز مہک نے چار دانگ عالم کو محیط کر لیا۔ اسی عنبریں مہک سے شیخ الہند علامہ محمود الحسنؒ، حضرت مولانا حسین احمد مدنی، حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، حضرت کے علمی افق پر پھیلی ہوئی قوس و قزح کے سارے رنگوں اور "معارف انوریہ" کی تمام تر مہک کو خود میں جذب کر لیا۔ اور اسی عمل انجذاب نے اُسے فقیہ بے عدیل، محدث کبیر، عدیم النظیر ادیب اور نابغۃ العصر شخصیت بنا دیا۔

محدّ

علامہ محمد

نور

مر

الد

ان کے علمی فتوح کے گنگناتے چشمے بغیۃ الاریب۔ نفحۃ العنبر، معارف السنن اور عوارف المنن کے نام سے محو خرام ہیں جن سے طلبہ سے لے کر علماء تک اور محدثین سے لے کر محققین تک سیراب ہو رہے ہیں۔

حضرت شیخ قدس سرہٗ کی سحر خیز شخصیت کے پہلو اس قدر متنوع اور گوناں گوں ہیں کہ احاطۂ تحریر سے باہر۔ اور پھر خدمات جلیلہ اس قدر ان گنت کہ احصا ناممکن، عجیب تذبذب ہے کسے ضبط تحریر کیا جائے اور کسے چھوڑا جائے۔ علوم انوریہ "کا ٹھاٹھیں مارتا ایسا سمندر، کہ کنارہ عنقا، علم و عرفان کے اس بحر بیکراں سے چلو بھر کی مقدار کا استیعاب مشکل اور اس قدر نازک کہ قلم کانپ کانپ جاتا ہے۔ راقم اثیم طفل مکتب اور موضوع اس قدر مبسوط و دقیق لیکن یہ سوچ کر ہمت بڑھتی ہے کہ اسی بہانے چند بے ربط جملے ہفت روزہ "ختم نبوت" کے حوالے سے اس نابغہ شخصیت

آج کا جامعۃ العلوم الاسلامیہ کل ۱۹۵۴ء میں

ایک کھنڈر میدان، بے چھت مسجد

اور ٹین کی چھپر کا ایک تنگ و تاریک کمرہ تھا

مولانا یحییٰ کاندھلوی اور امام العصر حضرت علامہ انور شاہ کاشمیری قدس سرہم جیسے مشاہیر تخلیق ہوئے۔ اور پھر یوں ہوا کہ ۶ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ کی مبارک صبح کو مردان کی مہابت آباد بستی میں فطرت نے ایک ایسے گل لالہ کی خانہ بندی کی جو مصنوعی آبیاری اور مشاطگی سے بے نیاز پروان چڑھا۔ اور دیوبند ڈابھیل

کے سوانح کے ضمن میں رقم ہو جائیں تو یہ حقیر سعی کوشش اور ادنیٰ سا انتساب بھی نعمت غیر مترقبہ ہے۔

حضرت شیخ قدس سرہٗ کی ان گنت خدمات جلیلہ میں سے دو

شیخ

بنوری

قدہٗ

شاہکار تو ایسے ہیں کہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں اور وہ تا قیامت تاریخ کے اوراق پر جلی عنوان سے تابندہ رہیں گے۔ ایک شاہکار تو علوم نبوت کے حاملین کا مولد "جامعۃ العلوم اسلامیہ" کا قیام ہے اور دوسرا شاہکار "حریم نبوت" پر شب خون مارنے والے ڈاکوؤں کی بیخ کنی اور استیصال کے سلسلہ کی ستر روزہ روئیداد ہے، یہ دونوں زرپارے "چونکا دینے والے واقعات و کوائف کے اعتبار سے اس قدر عمق و وسعت رکھتے ہیں کہ ان کے اجمالاً تذکار کے لئے بھی ایک دفتر چاہئے۔ اور "ختم نبوت" کے صفحات کی تنگیٔ داماں شرح و بسط کی متحمل نہیں ہو سکتی اس لئے صرف ضروری اشارات پر ہی اکتفا کرتا ہوں۔

آج کا جامعۃ العلوم الاسلامیہ "کل ۱۹۵۴ء میں ایک کھنڈر میدان" بے چھت مسجد اور زمین کے چپہ کے ایک تنگ و تاریک کمرہ پر مشتمل تھا۔

لیکن حضرت شیخ نور اللہ مرقدہٗ کی مساعی جمیلہ استشارات و استخارات کی اساس پر قائم ہونے والا مدرسہ آج کی ایک عظیم یونیورسٹی بن چکا ہے جس میں پاکستان کے چپہ چپہ سے آئے ہوئے ہزاروں طلبہ اور بیرون ممالک

۲۹ مئی سے ۷ ستمبر تک۔۔ ان دنوں میں اس نابغۃ العصر شخصیت نے ختم نبوت کے عنوان پر وہ سنہری باب رقم کیا جو تحفظ حریم نبوت کے شفاف ماتھے پر ہمیشہ دمکتا رہے گا۔

کے سینکڑوں طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ جامعہ میں حفظ سے لے کر تخصصات تک درجات ہیں، اسی طرح جامعہ میں استفتاء، ریسرچ، تحقیق، تصنیف و تالیف کا کام بھی اعلیٰ تعلیم یافتہ اور پی ایچ ڈی فضلاء کے زیر اہتمام ہوتا ہے جس کے لئے مجلس دعوت و تحقیق، دار التصنیف، دار الافتاء جیسے شعبہ جات قائم ہیں۔ الغرض یہ جامعہ حضرت شیخ نور اللہ مرقدہٗ کی خالص للہیت، غایت درجہ توکل اور بدیہی کرامت کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔ اور دوسرا شاہکار مسیلمہ کذاب (غلام احمد قادیانی) اور اس کی ذریت (قادیانیوں) کے عظیم الشان تعاقب مساعی کے گرد گھومتا ہے، اور پھر اس میں چودھویں صدی کے آخری عشرے کے آخری ثلث کے سو دن تو آپ کے کارہائے نمایاں کے ضمن میں سو سال سے بھی بھاری ہیں۔

حضرت مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ تعالیٰ کے ارتحال کے بعد ۱۹ اپریل ۱۹۷۴ء کو مجلس تحفظ ختم نبوت کی مسند امارت آپ کو تفویض ہوئی تو آپ نے بڑی ردوکد کے بعد اسے قبول کیا، چونکہ حالات کچھ ایسے نازک دوراہے پر آکر رک گئے تھے کہ آپ کی قیادت ناگزیر تھی۔ اور مجلس کا قائد و امیر ہو جانا گویا اللہ عزوجل کا تحفظ دین کے وعدہ کا اشارہ تھا۔ بلکہ چند ماہ بعد ہی یہ ثابت ہو گیا کہ آپ کی قیادت "نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون" کے وعدہ کی عملی تفسیر تھی۔

حضرت امام العصر علامہ انور کاشمیری قدس سرہٗ بھی اس زرقہ ضالہ

حضرت بنوری رحؒ نے فرقہ مرزائیت کی خباثت کو جڑ سے اکھاڑنے کی تحریکات کو اپنا موضوع بنایا

کی بیخ کنی کے تنظیموں کے مقتدار تھے اور انہوں نے ہی سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو بھی اس مہم کے پرخار راستوں پر چلنے کی ہدایت کی تھی۔ اور چونکہ علامہ بنوری نور اللہ مرقدہٗ اپنے شیخ کے علوم و معارف کے امین تھے اس لئے تحفظ ختم نبوت کی مہم اُن کے شیخ و استاد کی امانت و وراثت تھی۔ اسلئے اس فرقہ کی خباثت کو جڑ سے اکھیڑنے کیلئے آپ نے ایسی تحریکات کو اپنا موضوع بنالیا۔ اور پھر قیادت سنبھلتے ہی ڈیڑھ ماہ بعد ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو ربوہ اسٹیشن پر جو دلخراش سانحہ پیش آیا تو اس نے حساس اور باحمیت مسلمانوں کو ہلا کر رکھ دیا۔ کافی مسلمان شہید ہوئے، ہزاروں کو پس دیوار زنداں بھیج دیا گیا —— اور غیور مسلمان ان واقعات و سانحات سے مشتعل ہو کر سڑکوں پر نکل آئے۔ ان نازک حالات میں حضرت شیخ قدس سرہ' انتہائی ذہانت اور بھرپور صلاحیت کا مظاہرہ کرکے، کراچی سے لے کر خیبر تک مجلس عمل کے اراکین کو متحد کرکے دشمن کے خلاف دو دھاری تلوار بنا دیا۔

قومی اسمبلی کی خاص نشست میں قادیانی مسئلہ کے تصفیہ کے لئے ۲۸ اجلاس ہوئے۔ حزب اقتدار نے قادیانیوں کے تحفظ کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا، تاؤلی موشگافیوں سے ان کو بچانے کے لاکھ جتن کئے۔ لیکن ان کی یہ تمام تر تاویلات کی ساری اینچ پینچ ضرب یوسفی کے ایک ہی وار نے ایک ایک بخیہ ادھیڑ کے رکھ دیا۔ اور اس وقت کے وزیر اعظم کے سامنے ایسے جرأتمندانہ استدلالات پیش کئے کہ سلطان جابر کے سامنے کلمۂ حق کہنے کا حق ادا کر دیا۔ ۷ ستمبر کا دن تو گویا قیامت صغریٰ کا دن تھا۔ بڑے بڑے شہروں میں فوج پھیلا دی گئی تھی۔ مزید ہزاروں مجاہدین کو گرفتار کرنے کے انتظامات ہو گئے لیکن مجلس عمل کے جری کارکن پاکستان کے سات کروڑ مسلمان سر ہتھیلیوں پر رکھ کر کٹ مرنے کے لئے سڑکوں پر نکل آئے۔

ایوان اقتدار میں مفتی محمود نور اللہ مرقدہٗ نے کمال ذہانت اور جرأت سے پاکستان کی اکثریت مسلمان قوم کے موقف کچھ ایسے مؤثر انداز میں پیش کیا کہ بھٹو کی "مصنوعی انا" بے جان لاش کی طرح ایک طرف ڈھلک گئی۔ حضرت علامہ بنوری اور مفتی محمود رحمہما اللہ نجات کروڑ مسلمانوں کی آواز بن کر ایوان اقتدار کے در و دیوار کو ہلا کر رکھ دیا اور پھر پاکستان کے آئین میں آئینی طور پر گروہ ضالہ کے ناسور کو ملت اسلامیہ کے جسد پاک سے کاٹ کر پھینک دیا گیا۔

میں سمجھتا ہوں، قادیانیت کے دجل و فریب کے متعفن تابوت میں آخری کیل ٹھونکنے کے لئے علامہ بنوری قدس سرہٗ جیسی عبقری شخصیت ہی مناسب تھی۔ ورنہ نوے سال سے قادیانیت کی سڑی ہوئی لاش کو اس فرقہ نے جعلی طور پر اپنے کندھوں پر جمایا ہوا تھا، اتار پھینکنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور تھا۔ اور پھر خود حکومت کے کلیدی عہدوں سے اس مردے میں روح پھونکنے اور اسے خوشبوؤں میں بسانے کی کوششیں ہوتی رہتی تھیں۔ کہ جس کی سڑاند سے مسلم اکثریت کف بر بینی پر مجبور تھی۔ لیکن ۲۹ مئی سے ۷ ستمبر تک سو دن میں اس نابغۃ العصر شخصیت نے ختم نبوت کے عنوان پر وہ سنہری باب رقم کیا جو تحفظ "حریم نبوت" کے شفاف ماتھے پر ہمیشہ دمکتا رہے گا۔

جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن میں

شاہ خالد کی یاد میں تعزیتی جلسہ

جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن میں آج ۱۴ جون ۱۹۸۲ء بمطابق ۲۱ شعبان ۱۴۰۲ھ اساتذہ کا جلسہ تعزیت منعقد ہوا جس میں متفقہ طور پر قرارداد ذیل منظور ہوئی۔

اساتذہ جامعۃ العلوم الاسلامیہ کا یہ جلسہ شاہ خالد فرمانروائے مملکت عربیہ سعودیہ کے سانحہ ارتحال کو عالم اسلام کے لئے المناک تصور کرتا ہے۔ خصوصاً ایسے وقت میں جب کہ عالم اسلام ایران عراق جنگ اور لبنان پر صیہونی حملہ اور ہزاروں مسلمان مرد و عورتوں کے خون کی ارزانی کی وجہ سے شدید اضطراب میں مبتلا ہے۔

شاہ خالد جن کو اللہ تعالیٰ کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے، قدیم طرز کے عالم تھے۔ انکی وجہ سے جود و سخا، دردمندی اور ایمان و یقین کی بہت سی روایات قائم تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے جانشین کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ اپنے پیش رو کی درخشاں و تاباں روایات کو قائم رکھیں ایمان و یقین، دردمندی اور دلسوزی کے ساتھ عالم اسلام کی خدمت انجام دیں۔

نیز مجلس تحفظ ختم نبوت کے ایک اجلاس میں تمام عہدیداران و اراکین نے شاہ خالد کے انتقال پُرملال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دیئے جانے سے ہمارا مشن پورا نہیں ہوا

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک تحفظ ختم نبوت ۱۹۷۴ء کے بارے میں ایک بے مثال تحریر

(آخری قسط)

سپاس و تشکر

اس موقعہ پر ہم سب کو اللہ پاک کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ محض اسی نے فضل و احسان سے اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی لاج رکھ لی اور اس تحریک کو کامیابی عطا فرمائی۔ اسی نے اس کے فوق العادت اسباب مہیا کر دیئے، مسلمانوں کے تمام طبقوں کو متحد اور مجتمع فرمایا، اور اسی نے اراکین اسمبلی کے دل میں صحیح فیصلہ ڈالا۔ الحمد للہ وحدہٗ، لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ، انجز وعدہ و نصر عبدہٗ (سیدنا محمداً صلی اللہ علیہ وسلم) وھزم الاحزاب وحدہٗ۔ اللہ تعالیٰ کے بہت سے نیک بندوں نے اس موقعہ پر دعائیں کیں، اللہ تعالیٰ سے التجائیں کیں، اللہ تعالیٰ نے انکی دعائیں قبول فرمالیں، جو کچھ ہوا۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے تکوینی طور پر ہوا۔ وہم و گمان سے بالاتر اللہ تعالیٰ نے احسان فرمایا۔

مجلس عمل کے خادم کی حیثیت سے میں یہ فرض سمجھتا ہوں کہ جناب وزیر اعظم صاحب اور ان کے رفقاء کو مبارکباد اور ہدیہ تشکر پیش کروں۔ اگر موصوف نے آخری مرحلہ میں تدبر سے کام نہ لیا ہوتا، اور گذشتہ حکمرانوں کی طرح نشۂ اقتدار میں مسلمانوں کے ملی مطالبہ کو خدانخواستہ ٹھکرا دیا جاتا تو شاید ہم سب غضب الٰہی کی لپیٹ میں آ گئے ہوتے اور پاکستان میں پھر ۵۳ء کی یاد تازہ ہو جاتی تھی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ان پر احسان ہے کہ یہ مسئلہ ان کے دور اقتدار میں حل ہوا، اگرچہ مسلمانوں کو ابتلاء سے گذرنا پڑا لیکن اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا، جناب وزیر اعظم صاحب کے دل میں صحیح بات ڈالدی۔ بہرحال وہ اس جرأت مندانہ اقدام پر تمام عالم اسلام کی جانب سے مبارکباد کے مستحق ہیں۔

نیز میں قومی اسمبلی کے صدر اور معزز مسلمان اراکین کو تمام مسلمانوں کی جانب سے مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے مرزائیت کے تمام مالہ و ما علیہ کو پوری محنت اور جانفشانی سے پڑھا اور پوری بصیرت سے صحیح فیصلہ صادر کیا۔

ملت اسلامیہ نے جس بے مثال اتحاد کا مظاہرہ کیا اور تمام مسلمانوں نے جس عزم و استقلال کے ساتھ تحفظ ناموس رسالت (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کی خاطر ہر قسم کی گروہ بندیوں سے بالاتر ہو کر ایثار و قربانی کا نمونہ پیش کیا اس کی تحسین کے لیے الفاظ کا دامن تنگ ہے، جن جن لوگوں نے اخلاص کے ساتھ اس میں حصہ لیا وہ اپنا اجر اللہ تعالیٰ کے یہاں پائیں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے مستحق ہوں گے حق یہ ہے اس موقعہ پر ملت اسلامیہ کا ایک ایک فرد مبارکباد کا مستحق ہے۔

اس حادثۂ ربوہ کا آغاز عزیز طلبہ پر ظلم و ستم سے ہوا۔ اور انہوں نے ایک طرف تحریک کے لئے قربانیاں پیش کرنے کا عزم کیا اور دوسری طرف اپنے جوش و خروش کو مجلس عمل کی ہدایات کے مطابق بے جا استعمال کرنے سے حتی الوسع پرہیز کیا، ورنہ نوجوان طبقہ کسی صبر و تحمل کی تلقین کو مشکل ہی

سے گھٹنے کا عادی ہوتا ہے، اس لئے ہمارے عزیز طلبہ دوگونہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اور کبھی کبھی خیال ہوتا ہے کہ اگر ان نوجوانوں کی ہمت وارادہ کے دھارے صحیح رخ پر بہنے لگیں اور ان کی ایسی تربیت ہو کہ وہ اس پاکستان کی پاک سرزمین میں ہر قسم کی گروہ بندیوں اور ذاتی مفادات سے بالاتر ہو کر صرف اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر محنت کرنے والے بن جائیں تو اس ملک کا نقشہ ہی بدل جائے۔ وماذالک علی اللہ بعزیز۔

اس موقعہ پر حزب اختلاف کی جماعتوں کے کردار کی داد نہ دینا بے انصافی ہوگی۔ سیاسی جماعتوں کا مزاج ہی کچھ ایسا ہوتا ہے کہ وہ کسی مناسب موقعہ سے سیاسی فائدہ اٹھانے سے نہیں چوکتیں۔ مگر ہماری تحریک بحمداللہ خالص دینی تھی، صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس اور آپ کی ختم نبوت کی آئینی حفاظت اس کا مشن تھا، اس لئے جو جماعتیں بھی مجلس عمل میں شامل ہوئیں انہوں نے پوری شدت کے ساتھ اس مقدس تحریک کو سیاسی الائشوں سے پاک رکھنے کا عزم کیا، اور عملی طور پر اس کا پورا پورا مظاہرہ بھی کیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔

قومی پریس پر سخت پابندیاں عائد تھیں، تحریک کی خبروں کی اشاعت چھن چھن کر ہوتی تھی۔ اس کے باوجود قومی پریس نے مسلمانوں کی ملی تحریک سے حتی الامکان ہمدردی اور تعاون کا مظاہرہ کیا۔ خصوصیت کے ساتھ "نوائے وقت" لاہور نے بڑے بصیرت افروز ادارے اور مقالے شائع کئے۔ انصاف یہ ہے کہ دیگر دینی جرائد کے ساتھ "نوائے وقت" کا اس مقدس تحریک میں بہت ہی بڑا حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذمہ دار اصحاب کو بہت ہی جزائے خیر عطا فرمائے اور دنیا وآخرت میں اس کا بہترین اجر عطا فرمائے۔

ناسپاسی ہوگی اگر ہم اس موقعہ پر عالم اسلام کی ان مایۂ ناز اور برگزیدہ شخصیتوں کا ذکر نہ کریں، جنہوں نے اس نازک موقعہ پر پاکستان کے مسلمانوں سے ہمدردی فرمائی، اور ارباب حل وعقد کو اپنے قیمتی مشوروں سے مستفید کیا۔ میں ان کی خدمت میں پاکستان کے تمام مسلمانوں کی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

اس مسرت وشادمانی کے موقعہ پر ہمیں اپنے ان بزرگوں کی یاد آتی ہے جنہوں نے اپنی ساری زندگی اس کے لئے بے چینی میں گزاری۔ حضرت الاستاذ امام العصر مولانا محمد انور شاہ کشمیری، حضرت مولانا پیر مہر علی شاہ گولڑوی، حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی، حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری، حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائپوری، مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا محمد علی جالندھری، مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی، مولانا لال حسین اختر۔ اور دیگر بہت سے اکابر نے اپنے وقت میں مرزائی فتنہ کے استیصال کے لئے اپنی ہمتیں صرف فرمائیں حق تعالیٰ ان کو بہترین درجات عطا فرمائے کہ انہی کی جوتیوں کے طفیل آج مسلمانوں کو کامیابی نصیب ہوئی۔ یہاں خصوصیت سے علامہ اقبال مرحوم کا تذکرہ ضروری ہے کہ سب سے اوّل انہوں نے قادیانیوں کی اقلیت قرار دینے کا مطالبہ اٹھایا۔

۵۳ء کی تحریک میں یا تحریک کے موجودہ مرحلے میں جن حضرات نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر اپنی جان نثار کی اور جام شہادت نوش فرمایا۔ ہم ان کی ارواح طیبہ پر بھی عقیدت کے پھول نچھاور کرتے ہیں۔ ان کی قربانیاں رنگ لائیں اور جس مقصد کے لئے انہوں نے اپنی جان کا ہدیہ پیش کیا تھا بالآخر اللہ تعالیٰ نے وہ مقصد عطا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بلند درجے عطا فرمائے، اور ان کی لغزشوں سے درگذر فرمائے۔

> **مرزائیوں کو "خارج از اسلام قرار دینا اصل مقصد نہیں تھا بلکہ انہیں "داخل دراسلام" کرنا اصل مقصد ہے۔**

آثار ونتائج

قوموں کی زندگی میں اس قسم کے تاریخ ساز واقعات ہمیشہ نہیں آتے، اس لئے جی چاہتا تھا کہ پاکستان کی تاریخ کے اس زریں واقعہ کے آثار ونتائج پر کچھ تفصیل سے لکھا جائے، مگر افسوس کہ اس کی نہ فرصت ہے نہ گنجائش۔ مختصر یہ کہ ۷۱ء میں سقوط مشرقی پاکستان سے پاکستان کے مسلمانوں کو جو گہرا زخم پہنچا تھا۔ اس سے نہ صرف مسلمانوں کا وقار مجروح ہوا بلکہ خود اسلام کے بارے میں بھی (جو اس ملک کا سنگ بنیاد تھا) طاغوتی طاقتوں نے طرح طرح کے پروپیگنڈے شروع کر دیئے تھے۔ الحمدللہ قومی اسمبلی کے ایمانی فیصلہ سے اس کی بڑی حد تک تلافی ہوگئی، عالم اسلام میں پاکستان کا وقار

بلند ہوا جس کا اندازہ ان تہنیتی تاروں سے ہو رہا ہے۔ جو وزیر اعظم اور دیگر عمائد ملک کو موصول ہو رہے ہیں۔ بلکہ کافر ممالک کو بھی یہ احساس ہو گیا کہ اسلام ایک زندہ طاقت ہے اور مسلمانوں میں ابھی ہمت و ارادہ موجود ہے اور وہ اپنے دین کی سربلندی کے لئے جرأت مندانہ اقدام کرنے کی سکت رکھتے ہیں، اسلام کے صرف ایک مسئلہ ۔ اور بنیادی مسئلہ ۔ کو اپنانے کی یہ برکت ہے، اگر ہمارے حکمران کمالِ اخلاص کے ساتھ خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے پورے کا پورا دین انفرادی اور حکومتی دونوں سطحوں پر اپنالیں تو آخرت میں تو جو اجر ملے گا، ملے گا، انشاء اللہ دنیا کی سرخروئی بھی مسلمانوں کو نصیب ہو سکتی ہے۔

ہمارے ملک میں کچھ عرصے سے لادینی کمیونسٹ نظام کو لانے کیلئے اسلامی سوشلزم کی باتیں ہو رہی ہیں، عوام کو روٹی، کپڑا اور مکان کے نعروں سے فریب دیا جا رہا ہے، اور ذرائع ابلاغ سے مضامین شائع اور نشر کئے جا رہے ہیں۔ قومی اسمبلی کا حالیہ تاریخی فیصلہ اس امر کی علامت ہے کہ جو شخص یہاں کے عوام کو اسلام سے برگشتہ کرنے کے کھیل کھیلتا ہے، وہ چند دنوں کے لئے فریب دے سکتا ہے، لیکن بالآخر اُسے منہ کی کھانی ہو گی، پاکستان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کلمہ طیبہ کے نام پر اور اسلام کی خاطر بنا ہے جو لوگ یہاں کے مسلمانوں کے دل سے اسلام کی وقعت نکالنا چاہتے ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک طریقوں سے مسلمانوں کو ہٹاتے ہیں وہ دراصل پاکستان کے نقشہ کو مٹانے کے درپے ہیں، غرض ایک بار یہ حقیقت پھر ابھر کر سامنے آگئی کہ پاکستان اور پاکستان کی بقاء اسلام۔ اور صرف اسلام سے وابستہ ہے۔

مرزائیوں کی حیثیت قبل ازیں کفار محاربین کی تھی، اور قومی اسمبلی کے فیصلہ کے بعد ان کی حیثیت پاکستان کے غیر مسلم شہریوں کی ہے، جن کو "ذمی" کہا جاتا ہے۔ (بشرطیکہ وہ بھی پاکستان میں بحیثیت غیر مسلم کے رہنا قبول کرلیں۔ اس لئے کہ عقد ذمہ دو طرفہ معاہدہ ہے) ۔ اور کسی ذمی کے جان و مال پر ہاتھ ڈالنا اتنا سنگین جرم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کے دن بارگاہِ الٰہی ایسے شخص کے خلاف نالش کریں گے۔ اس بناپر تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ ان کی جان و مال کی حفاظت کریں۔ مجلس عمل نے مرزائیوں سے سوشل بائیکاٹ کا فیصلہ کیا تھا جو مسلمانوں کے دائرہ اختیار کی چیز تھی، لیکن جب مرزائیوں نے قومی اسمبلی کا فیصلہ تسلیم کرکے اپنے غیر مسلم شہری ہونے کا اقرار کرلیا ہو اب ان سے سوشل بائیکاٹ نہیں ہوگا۔ اور جو مرزائی اس فیصلہ کو قبول نہ کر رہے ہوں تو اُس کے معنی یہ ہیں کہ وہ مسلمانوں سے ترکِ محاربت پر آمادہ نہیں۔

مرزائیوں کو آئینی حیثیت سے غیر مسلم تسلیم کرنے کے بعد کچھ انتظامی اقدامات میں جو حکومتِ پاکستان سے متعلق ہیں، ہم توقع رکھتے ہیں کہ حکومت اس باب میں تغافل سے کام نہیں لے گی۔ اس سلسلہ میں زیادہ اہم یہ امر ہے کہ خفیہ ریشہ دوانیوں پر کڑی نظر رکھی جائے، اور کسی نئی سازش برپا کرنے کے امکانات کو نظر انداز نہ کیا جائے۔

حکومت اور عام مسلمانوں دونوں سے متعلق جو چیز ہے وہ یہ ہے کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیکر ہمارا مشن پورا نہیں ہو جاتا، بلکہ یہ تو اس کا نقطۂ آغاز ہے، اصل کام جو ہمارے کرنے کا ہے وہ یہ ہے کہ جو لوگ کسی مادی غرض یا غلط فہمی کی بناء پر اس مرزائیت سے وابستہ ہوئے۔ انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامنِ ختم نبوت میں لانے کے لئے محنت کی جائے، ان کے کچھ شبہات ہوں تو ان کو زائل کیا جائے، ان کی کچھ مجبوریاں ہوں تو ان کو رفع کیا جائے۔ مرزائیوں نے عام طور پر مسلمانوں ہی کو شکار کیا ہے، ضرورت اس بات کی ہے کہ ان کو پوری ہمدردی اور خیرخواہی کے ساتھ جہنم سے نکالنے کی فکر کی جائے۔ پاکستان کے اندر اور باہر جس قدر لوگ مرتد ہوئے ہیں انہیں پھر سے اسلام کی دعوت دی جائے۔ غرض مرزائیوں کو "خارج از اسلام" قرار دینا اصل مقصد نہیں تھا، بلکہ انہیں "داخل در اسلام" کرنا اصل مقصد ہے۔ انشاء اللہ ایک وسیع ارادہ ہے، جو صالحین اس کے لئے قربانیاں دینے کو تیار ہوں گے۔ ان کے لئے انشاء اللہ بڑی ہی بشارتیں ہیں۔ راقم الحروف کے ایک نہایت مخلص دوست جناب شیخ محمود حافظ مدنی نے، جو ان دنوں دمشق میں ہیں۔ ایک گرامی نامہ تحریر فرمایا ہے، اس کا ایک فقرہ یہاں نقل کرتا ہوں۔

فإني أبشركم أني رأيتكم في المنام ليلة ٣ شعبان ٩٤ھ رؤيا طيبة جداً، أهنيكم بها۔ وأختصرها لكم رأيتكم مع جماعة عليهم سيما النسك والتقوى متقدمين في السن وكلهم يعملون في جمع صفحات القرآن الذي كتبتموه بخطكم ونقلكم الجمل بمداد ملونة زعفراني وقصدكم طباعة هذا القرآن ونشره بين الناس لتعميم الفائدة، هكذا سمعت منكم وأنتم تشيرون إليّ في غاية من الفرح والسرور والابتهاج وعندما ايقظت لصلاة الفجر رأيت متفائلاً والفرحة تملأ قلبي وأيقنت بأن الله تعالى تكلل أعمالكم بالفوز والنجاح والحمد لله الذي بنعمته تتم الصالحات۔

انتهى باختصاره۔

نزولِ عیسیٰ علیہ السلام

از قلم ——— مولانا محمد یوسف لدھیانوی

(۷)

اسلامی لٹریچر "المسیح" کے نام سے صرف دو شخصوں کو جانتا ہے۔ ایک "مسیح دجّال" اور دوسرے "المسیح عیسیٰ ابن مریم رسول اللہ" ——— جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے قبل بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔ اور جن کے بارے میں یہود کو قتل وصلیب کا دعویٰ تھا، دجّال کو مسیح ضلالت اور حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو "مسیح ہدایت" کہا جاتا ہے۔ ——— الخ

دو مسیحوں کے سوا اسلامی لٹریچر کسی تیسرے "مسیح" کو نہیں جانتا۔ امام محمد طاہر گجراتی مجمع البحار میں زیرحرف "دجل" کے تحت لکھتے ہیں:

سمی الدجال مسیحاً لان احدیٰ عینیه ممسوحة وعیسیٰ سمی به لانه کان یمسح ذا العاهة فیبرأ

دجّال کا نام "مسیح" رکھا گیا کیونکہ اس کی ایک آنکھ بالکل ہموار ہوگی۔ اور عیسیٰ علیہ کا نام "مسیح" رکھا گیا۔ کیونکہ وہ بیمار پر ہاتھ پھیرتے تھے تو وہ شفایاب ہو جاتا تھا"

(مجمع البحار ج ۲ صفحہ ۱۵۰ طبع جدید حیدرآباد دکن)

بعض اکابر فرماتے ہیں "المسیح" حضرت عیسیٰ علیہ السّلام ہی کا لقب ہے۔ اور دجّال اس لقب کا غلط ادعا کر کے اپنے اوپر چسپاں کرے گا۔ گویا کانے دجّال کی ایک دجّالی مسیحیت کا جھوٹا دعویٰ بھی ہوگا ——— بہرحال اسلامی لٹریچر میں "المسیح" یا تو حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو کہا گیا ہے یا دجّال اعور کو ——— ان دو کے علاوہ کوئی تیسرا شخص نہیں جس کو "المسیح" کے لقب سے یاد کیا گیا ہو ——— اس لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نام یا ان کے لقب "المسیح" کو کسی دوسرے شخص پر چسپاں کرنے کی اسلامی لٹریچر میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اور جو شخص ایسا کرتا ہے وہ ایک متواتر لفظ کے متواتر مصداق اور مفہوم کو بدلنا چاہتا ہے۔ اور اسلام کی اصطلاح میں ایسا شخص دینِ حق کا منکر اور زندیق کہلاتا ہے۔ جیسا کہ نکتہ سوئم میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا ارشاد گزر چکا ہے۔

(۸)

احادیث نبوی میں مسیح دجّال کے نکلنے اور اس کو قتل کرنے کے لیے المسیح بن مریم علیہ السلام کے نازل ہونے کی خبر الگ الگ بھی دی گئی ہے۔ اور دونوں کی یکجا بھی ——— اور یہ دونوں خبریں متواتر ہیں اور لازم وملزوم بھی ——— کیونکہ جب ایک بار یہ اصول طے کر دیا گیا کہ دجّال کا قتل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے ہوگا تو دجّال کا خروج حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کو مستلزم ٹھہرا۔ اور نزولِ عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے دجّال کا خروج لازم ہوا ——— یہی وجہ ہے کہ بعض احادیث میں صرف عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کو ذکر کیا گیا ہے بعض میں صرف دجّال کے خروج کو۔ اور بعض میں ان دونوں کو ———

(۹)

اس رسالہ میں اکابر کی جو نقول پیش کی گئی ہیں وہ صرف نمونہ کے طور پر ہیں۔ ورنہ وہ تمام کتابیں جن میں ابتدائے اسلام سے لیکر ہمارے زمانے تک خروج دجّال اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ ذکر کیا گیا ہے وہ حد شمار سے خارج ہیں۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے لکھا ہے۔

"قریباً تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ احادیث کی رُو سے ضرور ایک شخص آنے والا ہے جس کا نام عیسیٰ بن مریم ہوگا۔ اور یہ پیشگوئی بخاری و مسلم اور ترمذی وغیرہ کتب حدیث میں اس کثرت سے پائی جاتی ہے جو ایک منصف مزاج کی تسلی کے لیے کافی ہے...... یہ خبر مسیح موعود کے آنے کی اس قدر زور کے ساتھ ہر زمانے میں پھیلی ہوئی معلوم ہوتی ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی جہالت نہیں ہوگی کہ

کے تواتر سے انکار کیا جائے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اگر اسلام کی وہ کتابیں جن کی رُو سے یہ خبر سلسلہ وار شائع ہوتی چلی آئی ہے صدی وار مرتب کر کے اکٹھی کی جائیں تو ایسی کتابیں ہزارہا سے کچھ کم نہ ہوں گی۔ (شہادۃ القرآن ص۲)

مرزا صاحب کی اس تحریر پر اتنا اضافہ کر لیجئے کہ ان ہزارہا سلسلہ وار کتابوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کی جو خبر تواتر کے ساتھ درج کی گئی ہے وہ کسی گمنام "عیسیٰ بن مریم" یا "مسیح موعود" کے بارے میں نہیں۔ بلکہ جیسا کہ ابھی عرض کر چکا ہوں اسی شخصیت کے بارے میں ہے جن کو ساری دنیا المسیح عیسیٰ بن مریم رسول اللہ علیہ السلام کے نام سے جانتی ہے۔۔۔ اسلامی دنیا کا ایک بھی فرد ان کے علاوہ نہ کسی عیسیٰ بن مریم کو جانتا ہے۔ اور نہ کسی بے نام ونشان "مسیح موعود" کو۔۔۔ اس لیے یہ صدی وار ہزارہا کتابیں جس مسیح بن مریم علیہ السلام کے آنے کی متواتر خبر دے رہی ہیں ان کا قطعی و یقینی ہے اور "اس سے بڑھ کر کوئی جہالت نہیں ہوگی کہ اس کے تواتر سے انکار کیا جائے۔"

ان اصول موضوعہ کی روشنی میں اب نزول عیسیٰ علیہ السلام کے عقیدہ کے بارے میں اکابر کی تصریحات ملاحظہ فرمائیے۔ اور پھر خود انصاف کیجئے کہ کیا اس تواتر کے بعد کسی مسلمان کے لئے اس عقیدہ سے انکار و انحراف کی کوئی گنجائش باقی رہ جاتی ہے؟

اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کو صراط مستقیم پر قائم رکھے۔۔۔ اور تمام شرور و فتن سے اسکی حفاظت فرمائے۔ (آمین)

محمد یوسف عفا اللہ عنہ

بقیہ:۔ تحریک ۷۴ء

میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ میں نے ۳ شعبان ۱۳۹۴ھ کی رات کو آپ کے بارے میں بہت عمدہ اور مبارک خواب دیکھا ہے، جس کی آپ کو مبارک باد دینا چاہتا ہوں۔ اس کو یہاں مختصراً نقل کرتا ہوں۔ میں نے آپ کو ایسے شیوخ کی جماعت کے ہمراہ دیکھا، جو سن رسیدہ ہیں اور جن پر صلاح و تقویٰ کی علامات نمایاں ہیں۔ یہ سب حضرات اس قرآن کریم کے صفحات جمع کرنے میں مصروف ہیں۔ جو آپ نے اپنے قلم سے سنہری زعفرانی رنگ کی روشنائی سے خود تحریر کیا ہے۔ اور آپ کا قصد یہ ہے کہ اس کو عام فائدہ کے واسطے لوگوں میں شائع کیا جائے۔ آپ نے اپنے اس قصد کا اظہار نہایت مسرت و شادمانی اور سرور کی حالت میں میری طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ صبح کو نماز فجر کے لئے اٹھا تو قلب فرحت سے لبریز تھا، اور مجھے یقین ہے کہ آپ کے اعمال کو حق تعالیٰ نے کامیابی و کامرانی کا تاج پہنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ہے جس کی نعمت سے تمام خوبیاں تکمیل پذیر ہوتی ہیں۔

خواب مختصر الفاظ میں ختم ہوا۔۔۔

اہل فہم جانتے ہیں کہ ملاحدہ نے قرآن کریم کی آیات کو جس طرح مسخ کیا اور ان میں تاویل و تحریف کر کے ان کے مفہومات کو بگاڑا ہے۔ قرآن کو سنہری حروف میں لکھ کر تمام عالم میں شائع کرنے کی تعبیر اس کے سوا کیا کی جائے کہ ان ملاحدہ کی تحریفات دنیا کے جس جس خطے تک پھیلی ہوئی ہیں ان کے اثرات وہاں سے مٹائے جائیں اور قرآن کریم کی سنہری تعلیمات کی طرف لوگوں کو دعوت دی جائے۔ کیا بعید ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کمزور، نالائق اور پست ہمت بندوں سے بھی اس سلسلہ میں کچھ خدمت لے لیں۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

اب دیکھئے وہ کون خوش قسمت لوگ ہیں جو قرآن کے ان سنہری صفحات کو جمع کرنے کے لئے میدان میں آتے ہیں۔

گوئے توفیق و سعادت درمیاں افگندہ اند
کس بمیداں در نمے آید، سواراں راچہ شد

بقیہ:۔ قبول اسلام

اللہ نواز، رب نواز، شاہد نواز، حمیرہ ناز سمیت اسلام قبول کر لیا۔ انہوں نے ایک تفصیلی بیان جس میں قادیانیت ترک کرنے کے اسباب پر انہوں نے روشنی ڈالی ہے تحریر کر کے مجلس تحفظ ختم نبوت ربوہ روڈ کے انچارج مولانا اللہ وسایا کے سپرد کیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت ربوہ کے مبلغین مولانا اللہ وسایا، مولانا خدا بخش شجاع آبادی، مولانا محمد یار نقشبندی، مولانا سید ممتاز الحسن، قاری شبیر احمد اور قاری منیر احمد نے اس خاندان کی اسلام پر استقامت کے لئے دعائے خیر کی ہے۔ اس موقعہ پر دوسرے احباب نے بھی دعائے خیر میں شرکت کی۔ جلے دالا نزد لالیاں میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ایک جلسہ کا اہتمام کیا گیا جس میں ڈاکٹر صاحب موصوف نے خطاب کیا۔ مجاہد تحریک ختم نبوت مولانا تاج محمود صاحب ایڈیٹر لولاک فیصل آباد نے ایک بیان میں ڈاکٹر صاحب موصوف اور ان کے خاندان کو قبول اسلام پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے ان کیلئے استقامت کی دعا کی نیز ربوہ میں مجلس کی کارکردگی پر خوشی کا اظہار فرمایا۔

قادیانیوں سے متعلق ۱۹۷۴ء کی ترمیم کو عملاً نافذ کیا جائے

حضرات انبیاء کرام کے خلاف توہین آمیز لٹریچر فوراً ضبط کیا جائے: مولانا عبدالرحیم صاحب اشعر کا مطالبہ

۲۱-۲۲ مئی ۱۹۸۲ء کو مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب اشعر نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ ۱۹۷۴ء کی قادیانیوں سے متعلق آئینی ترمیم جو مسلمانوں کے شدید ردعمل کے طور پر نافذ کی گئی تھی۔ بدقسمتی سے آج تک اس کا عملاً وجود نہ ہونے کے برابر ہے اس لئے ہم گورنمنٹ پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس ترمیم کو عملاً نافذ کرے۔ مولانا نے یہ بات مجلس تحفظ ختم نبوت لیہ کے زیر اہتمام دو روزہ سالانہ کانفرنس کے موقعہ پر کہی۔ انہوں نے مسلمانوں کو متنبہ کیا کہ وہ مرزائیوں کی ریشہ دوانیوں سے چوکس رہیں۔ مولانا نے کہا کہ صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق صاحب کے بارے میں محسوس کیا جا رہا ہے کہ ان کے اردگرد کا ماحول قادیانیوں سے متاثر ہے یہی وجہ ہے کہ آئے دن قادیانیوں سے متعلق ترامیم اور اس پر احتجاج کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اس لئے ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے گردوپیش کا ماحول صحیح کرے۔ اس کانفرنس سے جس کی صدارت حضرت مولانا خان محمد صاحب امیر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت فرما رہے تھے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے دیگر عمائدین میں سے حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب خطیب اعظم ربوہ حضرت مولانا مسعود صاحب، حضرت مولانا قاضی اللہ یار صاحب نے خطاب کیا۔ آخر میں نظام العلماء بھکر کے عظیم رہنما حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب مہتمم دارالہدیٰ نے کانفرنس میں پیش کی جانے والی قراردادوں کی تائید کرتے ہوئے فرمایا کہ ۱۹۷۴ء کی ترمیم سے قادیانی غیر مسلم اقلیت پائے ہیں۔ لہٰذا اسے نافذ العمل قرار دیا جائے۔ مقامی علماء میں سے حضرت مولانا عبدالصمد صاحب آزاد نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ لیہ میں متعین قادیانی افسروں کو جو لیہ کے پرامن ماحول کو مکدر بنا رہے ہیں فوراً تبدیل کیا جائے۔

کانفرنس میں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں۔

نمبر ۱- قادیانیوں کی تمام کتب خلاف اسلام مواد اور انبیاء کرام کی توہین سے پر ہیں اس لئے ایسی تمام کتب کو فوری طور پر ضبط کیا جائے۔

نمبر ۲- سکول داخلہ فارم شناختی کارڈ اور پاسپورٹ فارم میں مذہب کے خانے کا اضافہ کیا جائے۔ تاکہ کوئی غیر مسلم اندرون ملک یا بیرون ملک اسلام کے نام پر دھوکہ نہ دے سکے۔

نمبر ۳- پاکستان میں دعویٰ نبوت قابل تعزیر جرم قرار دیا جائے اور پاکستان میں ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔

نمبر ۴- مرزائیوں کو مسلمانوں کے مخصوص شعائر کا نام استعمال کرنے سے ممنوع اور باز رکھا جائے۔

فضل عمر ہسپتال ربوہ کے ڈاکٹر کا بمعہ خاندان کے قبول اسلام

فضل عمر ہسپتال ربوہ کے ڈاکٹر جناب حافظ فدا الرحمٰن نے اپنے کنبہ کے سات افراد سمیت، مجلس تحفظ ختم نبوت کے ربوہ مرکز میں قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ موصوف بستی رنداں کوٹ چھٹہ ضلع ڈیرہ غازیخان کے بلوچ قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں انہوں نے بہاولپور قائداعظم میڈیکل کالج سے ایم بی بی ایس کیا بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال میں دو سال تک ملازمت کی، رورل ہیلتھ سنٹر خیرپور ٹامیوالی کے میڈیکل آفیسر رہے پھر مرزائی جماعت نے فضل عمر ہسپتال ربوہ کے لئے ان کی خدمات حاصل کر لیں۔ ربوہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکز جو رشد و ہدایت کا کام اخلاص سے جاری رکھے ہوئے ہیں انہوں نے وہاں آ کر اپنے خاندان کے دوسرے افراد طاہرہ فدا، صفیہ ناز،

باقی صفحہ ۱۹ پر

مرزائی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے خلاف نفرت کی تعلیم دیتے ہیں

مرزائیت سے تائب ہونے والے ڈاکٹر فداالرحمٰن خان بلوچ کا بیان

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد

سب سے پہلے اپنے برادران اسلام۔ عزیزان ملت سے اپنے ہم وطن بھائیوں کو اپنے مرزائی ہونے کے بارے میں چند اقتباسات پیش کروں گا۔

میں ایک خاندانی مرزائی تھا۔ میرے خاندان کے بزرگوں نے ڈیرہ غازی خان سے پیدل چل کر قادیان میں مرزا غلام احمد قادیانی کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ پھر ان بزرگوں یعنی میرے خاندان والوں نے اپنی آنے والی نسل کو مذہب مرزائیت اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نبوت کے خلاف نفرت کی تعلیم دیتے رہے۔ تقریباً اسی معاشرے کے لڑکے لڑکیاں جب کم سنی کے دور سے گزرتے ہیں تو ان کو ربوہ کے جامعہ احمدیہ میں داخل کر کے بقیہ تعلیم کی تکمیل تک یہاں پڑھاتے ہیں۔ جب کہ اسی جامعہ احمدیہ میں ایسی تعلیم دی جا رہی ہے کہ مرزائیت کے بغیر وہ کچھ نہیں سمجھ سکتے۔ اگر کوئی لڑکا سمجھنے کی کوشش کرے بھی، تو وہ مفید نہیں کیونکہ ان کو کچھ ایسی ذمہ داریاں سونپ دی جاتی ہیں جو ان کے عقلوں کو مفلوج کر دیتی ہیں اور وہ انہی بندھنوں میں بندھ جاتا ہے۔

ربوہ میں ان کی انجمن کی تنظیم شروع ہوتی ہے اس کی شاخیں غیر ملکوں میں بھی ہیں۔ اور کئی شفریاں بھی ہیں۔ وہاں رہنے والے بھی اسی مرض میں مبتلا ہیں۔ پھر تمام لوگ جو خاندانی مرزائی ہیں یا از سرِ نو مرزائی ہوتے ہیں۔ ان کی تمام جائدادیں۔ ملازمتیں۔ معاشیات زندگی اولاد کی تعلیم و تربیت سب کچھ انہی کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ سارے کا سارا نظام ان کے اشارے پر رقص کرتا ہے۔ لوگوں سے وقفِ زندگی کا فارم پُر کروا لیتے ہیں۔ جو ساری زندگی ان کے خادم ہوتے ہیں۔ جیسے زر خرید لونڈے یہی وجہ ہے کہ پھر یہ لوگ شریعت محمدیہ کو کیا جانیں! کیا سمجھیں! یہ لوگ حقیقتاً مجبورِ محض ہوتے ہیں۔

پھر کئی سادہ دلوں کو پڑھے لکھوں کو لالچ دیکر۔ رشتوں کا لالچ، غیر ممالک بھجوانے کا لالچ، نقد رقم کی امداد کا لالچ دے کر اسلام سے منحرف و خارج کر لیتے ہیں۔ نعوذ باللہ۔

اگر میں ساری زندگی ان چیزوں کی تفصیل لکھوں تو ختم نہ ہوں گی۔ میں نے ربوہ میں آکر قریب سے ان کو دیکھا۔ تصیحتاً میں نے مرزائیت ترک کر دی۔ میری قلم اس کا صحیح نام دجال ہی لکھ سکتی ہے۔ اس دجال کے دعویٰ نبوت سے لے کر آج تک کی تمام کتب حضور علیہ السلام کی شان میں گستاخی کا مجموعہ ہیں۔ حیرت ہوتی ہے کہ ایک آدمی ایک وجود نے کئی دعوے کئے ہوئے ہیں۔ جو سراسر غلط بے بنیاد ہیں۔ مثلاً

(۱) دجال لکھتا ہے کہ میں خدا کی بیوی ہوں

(۲) ایک غلطی کا ازالہ ص۹ حاشیہ پر۔ کہ نیم بیداری میں فاطمۃ الزہرا نے میرا سر اپنی ران پر رکھ لیا۔ مادر مہربان کی طرح توبہ نعوذ باللہ

(۳) میں عیسیٰ ہوں (علیہ السلام)

(۴) وہ درجات و کمالات عطا ہوئے کہ مجھے خدا نے محمد مصطفیٰ کے پہلو بہ پہلو کھڑا کر دیا۔

(۵) میں اپنے وقت کا نبی ہوں۔ توبہ نعوذ باللہ من ذالک

ان کی تمام تر تصنیفات وہ سب کی سب انہی فحش و بے بنیاد باتوں

پر مبنی ہیں۔ ان وجوہات کے باعث میں نے خفیہ طور پر تمام تاریخی اور عربی کتب، سیرت، تفاسیر کا مطالعہ کیا۔ پچھلے دنوں ان دجالوں کے مکر و فریب کا نیا خطرناک بے دینیت کا پہلو سامنے آیا۔ جس نے ان کی بددینی کو بے نقاب کر دیا۔ مرزا ناصر جیسے دجال نے کشف کے طور پر مرزائیوں کو کہا کہ لا الہ الا اللہ ہوگیا محمد رسول اللہ کاٹ دیا گیا۔ جس کا زندہ ثبوت ربوہ کے ہر چوک میں بینر لگے ہوئے ہیں۔ کلمہ شریف کا دوسرا جزو محمد رسول اللہ کٹ ہوا لگا۔ توبہ۔ توبہ، نعوذ باللہ۔

میرے دل میں خیال پیدا ہوا اور میں نے کافی سوچ و بچار کے بعد فیصلہ کیا ایک وجود، دعوے کئی۔ افتراقی قسم کے جھوٹ بولنے والا کبھی سچا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے میں نے مرزا ناصر کو ایک خط لکھا کہ میں ختم نبوت کے سلسلہ میں چند ایک سوالات کرنا چاہتا ہوں۔ آپ مجھے جواب دینا۔ تو اتنا ہوا کہ مرزا طاہر کو لکھا کہ معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے ایک مستقل آدمی کے پھنسنے و نکلنے کا خدشہ ہو رہا ہے۔ آپ ان سے فوری ملیں لندن۔ یا کسی دوسرے ہر ملک کی پیشکش کریں۔ مرزا طاہر نے مجھے خفیہ طور پر بلا کر علیحدگی میں ملاقات کی۔ میرے سوالات سننے کی بجائے۔ دوسری مراعات لالچ وغیرہ کی باتیں کرنے لگا۔ میں نے بڑی جدوجہد کے بعد آخر کار مذکورہ چند سوالات کروائے جن سے کوئی جواب نہ بن پڑا۔ میں نے اُن کے دارالضیافت ربوہ میں اسے مرزا کو خارج از اسلام دجال وغیرہ کے الفاظ کہہ کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اتنا عالی کر اسے زبردست طاقت والے رب! مجھے سیدھا راستہ دکھا تو رات کو خواب میں مجھے نیک بزرگ کی طرف سے اشارہ ملا جو میں نے اپنے کانوں سے سنا کہ قولوا لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ۔ یہ آواز سنتے ہی میں نے مصمم ارادہ کر لیا کہ اب مجھے در مصطفیٰؐ پر جانے میں دیر نہیں کرنی چاہیئے مشرف باسلام ہونا چاہیئے۔ جب میرے گھر کے مختصر افراد (مثلاً میری بیوی طاہرہ فدا، چھوٹے سالے، ساس صاحبہ وغیرہ) نے یہ خواب و دیگر حالات سے آگاہی حاصل کی تو سب کے سب اپنی عاقبت سنوارنے کے لئے تیار ہوگئے۔ میں نے گھر والوں کی طرف سے بھی اطمینان پاکر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت ربوہ کے مرکز مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن میں سیدھا پہنچا۔ وہاں قاری شبیر احمد، مولانا احمد یار چاریاری سے ملاقات ہوئی۔ ان بزرگوں کے ساتھ چل کر مجلس تحفظ ختم نبوت ربوہ کے دوسرے مرکز مسلم کالونی میں مولانا اللہ وسایا صاحب کے پاس پہنچا۔ (اتفاقاً) علامہ مولانا محمد لقمان علی پوری، مولانا خدا بخش شجاع آبادی بھی موجود تھے۔ ان بزرگوں کی معرفت میں دین کی دولت سے مالا مال ہو کر واپس آیا۔ چلتے والا زرد۔ لالیاں مولانا احمد یار نقشبندی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنے مکان میں مجھے میرے اہل عیال سمیت رکھا۔ رات کو جلسہ ہوا۔ میں نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنے مسلمان بھائیوں کے سامنے جو حاضرین مجلس تھے اللہ تعالیٰ کے حضور گواہ بنا کر علی الاعلان اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کیا۔ میری تقریر کا خلاصہ یہ ہے۔

امت محمدیہ کا ایمان اس اساس پر مبنی ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خدا کے آخری نبی و رسول ہیں۔ آپؐ کے بعد مدعی نبوت و رسالت، سلسلہ وحی کے اجراء کا قائل کذاب و دجال ہے۔ اسلامی تعزیرات کی رو سے سزاوار قتل ہے۔ امت محمدیہ علیہ السلام کا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں سب سے پہلے اجماع اسی مسئلے پہ ہوا۔ کہ مدعی نبوت کافر اور قتل کے لائق ہے۔ اور حضور علیہ السلام کے بعد پہلا جہاد مسیلمہ کذاب مدعی نبوت کے خلاف ہوا۔ برصغیر میں استعماری سازش نے مرزا غلام احمد قادیانی دجال سے دعویٰ نبوت کرایا۔ اس نے دعویٰ نبوت کے ساتھ انبیاء علیہم السلام صحابہ کرامؓ، اہل بیتؓ، عامۃ المسلمین پر سب و شتم کی بوچھاڑ کی۔ اور اپنے نہ ماننے والوں کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا۔ جس کے باعث بالاتفاق امت مسلمہ نے اسے کافر قرار دیا۔ نقاش پاکستان علامہ اقبالؒ نے نہ صرف اس فتویٰ کی تصدیق کی بلکہ انگریز سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا۔ میں شکر کرتا ہوں کہ اسلامیانِ پاکستان کی محنت بار آور ہوئی۔ اور ۱۹۷۳ء کے آئین میں ترمیم کے ذریعہ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو نیشنل اسمبلی نے مرزا غلام احمد قادیانی دجال کے ہر دو گروپ لاہوری و قادیانی کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ اب اللہ تعالیٰ نے ملک عزیز پاکستان کی کرسی صدارت پر جنرل محمد ضیاء الحق کو متعین کیا ہے۔ صدر مملکت خدا و رسول اور قرآن و سنت کا شیدائی ہونے کے ساتھ ساتھ پاکستان میں اسلامی احکام کے شدید داعی ہیں۔ میں حکومت پاکستان سے خصوصاً جنرل محمد ضیاء الحق سے اپیل کرتا ہوں کہ قادیانیوں کی تخریب کاری کا سدباب کریں۔ اور برادران اسلام سے اپیل کروں گا۔ وہ سادہ لوگوں کو قادیانیوں کے شکنجے سے نجات دلانے کی کوشش کریں۔ دعا ہے کہ حق کا بول بالا ہو۔ کفر کا منہ کالا ہو۔

میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے دین کی خدمت کی توفیق اور استقامت عطا کرے۔ (آمین)

تعزیت نامے حضرت شیخ الحدیثؒ

آج مورخہ ۲۵ مئی کو ملک کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ قاسم العلوم ملتان میں شیخ العرب والعجم بقیۃ السلف شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی ثم مدنی کی اندوہناک وفات پر جامعہ کے اساتذہ وطلبہ پر مشتمل ایک تعزیتی اجلاس جامعہ کے مہتمم و شیخ الحدیث حضرت مولانا فیض احمد صاحب زید مجدہٗ کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں حضرت شیخ رحؒ کی روح کو ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کی گئی اور ان کی دینی و علمی خدمات پر زبردست خراج عقیدت پیش کیا گیا۔

اس موقعہ پر جامعہ کے مہتمم حضرت مولانا فیض احمد صاحب نے حضرت موصوف کی دینی و علمی خدمات کو سراہتے ہوئے فرمایا کہ ہم آج اگرچہ ایک محدث کبیر، فقیہ عظیم، اور روحانی مربی و پیشوا سے محروم ہو چکے ہیں لیکن ان کی متعدد عربی شروح حدیث مثلاً اوجز المسالک شرح موطا امام مالک ۱۵ جلد، لامع الدراری شرح بخاری ۱۰ جلد، کوکب الدری شرح ترمذی ۳ جلد۔ الابواب والتراجم علی البخاری وغیرہ علم حدیث کی ایسی عظیم خدمت ہے جو پاکستان و دیگر مسلم ممالک کے ہزارہا اساتذۂ حدیث سے دادِ تحسین حاصل کر چکی ہے اور بلا شبہ کہا جا سکتا ہے کہ حال یا مستقبل کا کوئی محدث ہرگز ان سے مستغنی نہیں ہو سکتا اور آپ کی اردو تالیفات میں سے تبلیغی نصاب کو تو اللہ تعالیٰ نے اسقدر قبولیت عامہ سے نوازا ہے کہ تمام مسلم و غیر مسلم ممالک میں قرآن و حدیث کے بعد رشد و ہدایت اور اصلاح باطن کے لئے سب سے زیادہ اسی کتاب سے روشنی حاصل کی جاتی ہے اور اسی کو پڑھا جاتا ہے شاید ہی کوئی محراب و منبر اور مسجد و گھر اس سے خالی ہو آپ کی دینی و علمی خدمات کا یہ قبول عام حضرت مرحوم کی عند اللہ مقبولیت کی واضح دلیل ہے اجلاس سے مولانا غلام مصطفیٰ بہاولپوری نے خطاب کرتے ہوئے دینی الحاد و زندقہ کے خلاف حضرت شیخ الحدیثؒ کے جذبۂ جہاد پر تفصیل سے روشنی ڈالی آخر میں حضرت والا کی مغفرت و رفع درجات کے لئے دعا کی گئی۔

باسمہٖ سبحانہٗ وتعالیٰ

از احقر الناس نذیر احمد غفرلہ خادم الحدیث دار العلوم پیپلز کالونی نمبر ۲ فیصل آباد۔

بخدمت مخدومی و محبی حضرت مولانا محمد یوسف صاحب دامت فیوضہم و زید مجدہم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ مجمع البحار، جامع النسب والبرکا جامع الکمالات، منبع رشد و ہدایت، پیکر محبوبیت و مقبولیت، جمیع شعبۂ خدمات اسلامیہ کے انتہائی معتمد علیہ سربراہ حضرت الشیخ مولانا و سیدنا قدس اللہ سرہ و نور اللہ مرقدہٗ کے سانحہ انتقال کی خبر سن کر بندہ پر اور دیگر تمام متعلقین و عامۃ الناس پر غم و الم کی عجیب کیفیت پیدا ہوئی۔ ساری عمر علوم اور سیرت طیبہ اور حضرات صحابہؓ کی پاک زندگیوں کے حالات طیبہ عالیہ کی مختلفۃ الانواع طرق سے عجیب خدمات کی سعادت توفیق پائی آج اس کے پھل کھانے کے لئے انہی شخصیات مقدسہ کے قدوم میمنت لزوم میں انتہائی سکون کی جگہ نصیب ہوئی اس لئے حضرت اقدس کے لئے تو گونا گوں مسرا شادمانیوں کا موقعہ ہے لیکن پوری امت کے حساس لوگوں کے لئے اس صد فراق کو برداشت کرنا آسان نہیں۔ حضرت اقدس کی مختلف قسم کی اولاد گا کے گوشہ گوشہ میں پھیلی ہوئی ہے کس سے تعزیت کی جائے ہر شخص اس مستحق ہے کہ اس سے اس صدمۂ جانکاہ پر تعزیت کی جائے۔

بندہ نے دار العلوم کے اجلاس تعزیت میں اور کل جمعہ کے موقعہ مرکزی جامع مسجد میں حضرت اقدس کے حالات طیبہ اور شان جامعیت نافعیت اور محبوبیت پر روشنی ڈالتے ہوئے یہ بھی عرض کیا تھا کہ عجیب شان ہے کہ ہمیشہ گوشہ میں رہتے ہوئے اپنی افادیت کے اعتبار سے عالم کے گوشہ میں پہنچے ہوئے ہیں۔ تقریباً ہر جگہ حضرت کے علوم پڑھے، سنائے اور جارہے ہیں۔ امت کے مختلف طبقات پر حضرت کے جو احسانات شائع ہیں ان کا تقاضا یہ ہے کہ رفع درجات، ازدیاد قبولیت کی دعا اور ا سے ایصال ثواب کا سلسلہ جاری رکھا جائے اس کو کسی حد تک محدود نہ رکھا دلی دعا ہے کہ حق تعالیٰ حضرت کے تمام انواع کے متعلقین کو توفیق صبر سے اور حضرت کی خدمات جلیلہ کی افادیت اور قبولیت میں گوناگوں ترقیات عطا

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی
رجسٹرڈ ایس نمبر ۳۲۱

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی حدیث کی بےحرمتی

۹ جون ۱۹۸۲ء کی صبح ایسٹرن فیڈرل ورکرز یونین نے اپنی ڈیمانڈ سے متعلق جو پچھلے پانچ ماہ سے تعطل کا شکار ہے ایک بینر لگایا جس پر مندرجہ ذیل حدیث تحریر تھی۔

"اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی مزدور کو اس کی مزدوری کم نہیں دی"

(بخاری شریف)

ایسٹرن فیڈرل یونین انشورنس کمپنی لمیٹڈ کے ایڈمنسٹریٹیو منیجر عبدالمنان منیر خاں نے اس بینر کو نہایت حقارت آمیز انداز میں اتار کر نہ صرف زمین پر پھینکا بلکہ پھر اٹھا کر اسے پائیدان پر ڈال کر بیٹھ گیا جن ملازمین نے اپنی آنکھوں سے ایڈمنسٹریٹو کی یہ حرکت دیکھی وہ بہت افسردہ اور مشتعل ہو گئے۔ منیر خاں کی یہ حرکت کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور حدیث مبارکہ کی بےحرمتی کی خبر جنگل کی آگ کی طرح پورے فرما ہاؤس میں پھیل گئی اور لوگ مشتعل ہو گئے اور نہ صرف ایسٹرن فیڈرل کے ملازمین بلکہ دوسرے دفاتر کے لوگوں نے بھی اس پر احتجاج کیا اور غم و غصہ کا اظہار کیا جس پر ای ایف یو انتظامیہ کے چند اعلیٰ افسران اور یونین کے عہدے داران نے بمشکل قابو پاکر کوئی ناخوشگوار واقعہ نہیں ہونے دیا اس سلسلے میں ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت جناب عابد نور خاں قمر ہاؤس کی تیسری منزل پر ۱۰ جون ۸۲ء ایک بجے دوپہر کلب میں بلایا گیا جس میں متفقہ طور پر اجلاس کے شرکا نے یہ قرارداد پاس کی ہے کہ ایسٹرن فیڈرل کی انتظامیہ منیر خاں کو فوراً ملازمت سے برطرف کر دے کیونکہ اس شخص نے ۱۲ ربیع الاول کے مبارک موقعہ پر بھی ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نازیبا الفاظ استعمال کئے تھے۔ (پریس ریلیز)